احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 21

بدھ 26 مئی 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 26 مئی 2004ء، 6 ربیع الثانی 1425 ہجری - 26 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 114

اگر خلافت چلی گئی

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں جب بعض لوگ آپ کے خلاف فتنوں میں مصروف تھے تو صحابی رسول حضرت حنظلہؓ نے کچھ اشعار کہے (جن کا ترجمہ یہ ہے)

مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ چلی گئی تو لوگ ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور پھر انتہائی ذلیل ہو جائیں گے۔ وہ یہود اور نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے جو راہ حق سے بھٹک چکے ہیں۔

(تاریخ ابن اثیر جلد2 ص 173)

3

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

خطبہ جمعہ۔ سو بیوت الذکر سکیم کی تکمیل کے لئے پرزور تحریک۔ فیملی ملاقاتیں

مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

21 مئی 2004ء

بروز جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں صبح 4 بجکر 30 منٹ پر پڑھائی۔ 12-25 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور 12-30 بجے مقام اجتماع کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بجکر 30 منٹ پر بادکروزناخ ورود فرمایا جہاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا Guest House میں تھوڑی دیر قیام کے بعد حضور انور نماز جمعہ کے لئے مقام اجتماع کی طرف تشریف لے گئے۔

2 بجکر 5 منٹ پر خطبہ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد آیت استخلاف کی تلاوت فرمائی اور خلافت کی برکات کا تذکرہ کرنے کے بعد سو بیوت الذکر سکیم کے لئے رقم جمع کرنے کی خاطر خدام الاحمدیہ جرمنی کو پرزور تحریک فرمائی۔

خطبہ کے آخر پر آپ نے فرمایا کہ یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح موعود کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا وہ آج بھی اپنے مسیح موعود سے کئے گئے وعدہ کو اس طرح پورا کر رہا ہے جس طرح پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے اور نوازتا رہے گا جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے۔

پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے ٹھوکر نہ کھا جائے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کا فضل مانگتے رہیں۔ اس مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈالے رکھیں کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے Guest House میں تھوڑی دیر کے لئے قیام فرمایا اور 4 بجے کھیلوں کے میدان میں تشریف لے گئے جہاں سے والی بال کی ٹیموں سے تعارف اور تصاویر ہوئیں۔ آخن باخ ڈام سٹڈ کی ٹیموں نے اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ حضور انور نے کچھ وقت کے لئے کھیل دیکھی۔ اس کے بعد حضور انور فٹ بال کی گراؤنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور فائنل میچ کھیلنے والی فرینکفرٹ اور مائن فرانکن کی ٹیموں کو شرف مصافحہ بخشا اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصاویر بنانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

اس کے بعد باسکٹ بال کی ٹیموں کی طرف تشریف لے گئے اور ٹیموں کا تعارف ہوا۔ یہ ٹیمیں آخن باخ اور گراس گراؤ رینجرز سے تھیں۔ تمام کھلاڑیوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باسکٹ بال کا میچ بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور گیم کے بارہ میں انتظامیہ سے گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اطفال کی کبڈی ٹیموں کی طرف تشریف لے گئے۔ ہمبرگ اور بادن وورٹن برگ کی ان ٹیموں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر ہوئیں حضور انور ایدہ اللہ اطفال کی دلجوئی کے لئے کافی دیر یہاں رونق افروز رہے اور ہمبرگ کے اطفال کی جیتنے والی ٹیم کو اپنی طرف سے نقدی کی صورت میں انعام سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اطفال کا روک دوڑ کا مقابلہ بھی بڑی دلچسپی سے دیکھا اور پھر ہمبرگ اور بادن وورٹن برگ کی خدام کی کبڈی ٹیموں کا میچ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں حضور انور میچ کے آخر تک تشریف فرما رہے۔ دونوں ٹیموں نے بڑی اچھی کھیل کا مظاہرہ کیا تاہم ہمبرگ کی ٹیم نے یہ میچ جیت لیا۔ کبڈی کے میچ کے وقفہ میں کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ کبڈی کے میچ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر قیام کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے باہر تشریف لائے۔ پنڈال کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں پہلے لنگر خانہ کی ٹیم کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر ہوئیں اور پھر کھانے کی مارکی کا معائنہ فرمایا اور منتظمین کو صفائی کے متعلق ہدایات دیں۔ حضور انور نے مہتممین سے تعارف حاصل کرتے ہوئے ان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ان کو ہدایات عطا فرمائیں اور قائدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہدایات آپ سب کے لئے بھی ہیں۔ ان کی روشنی میں واپس مجالس میں جا کر کام کریں۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر انعامات تقسیم فرمائے اور 8 بج کر 15 منٹ پر اختتامی دعا کروائی اور پنڈال میں موجود خدام اور احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی مجلس عاملہ نے میرے خطاب کے بعد 100 بیوت الذکر کی سکیم کے لئے ایک ملین یورو کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں آپ سب لوگ ان کی مدد کریں۔ اس کے بعد امیر صاحب نے خدام کو خطاب کیا اور کہا کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے ہر حکم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور ہر قدم میں ان کے ساتھ ہیں۔ 8-30 بجے بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ 9 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے بیت السبوح میں نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس طرح دن کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

22 مئی 2004ء

بروز ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر صبح چار بجکر تیس منٹ پر بیت السبوح میں پڑھائی۔

10 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

10 بجکر 30 منٹ پر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ 48 فیملیز کے 218 افراد نے اپنے امام سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ایک بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

شام 5 بجکر 30 منٹ پر حضور انور دوبارہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ 66 فیملیز کے 281 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

9 بجکر 30 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں جس کے ساتھ ہی آج کے دن کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

موسم گرما کے خوبصورت پھولوں کی تازہ ورائٹی کلغہ فاسٹوا اکا، زینیا، کوچیا وغیرہ دستیاب ہیں۔ پھلدار پودے مثلاً خوبانی، بادام، آلو بخارا، بگوگوشہ، جاپانی پھل، آم بیری اور چیکو وغیرہ دستیاب ہیں۔ گھاس کٹائی اور سپرے وغیرہ کروانے کا انتظام موجود ہے۔ گھاس لگوانے کے لئے اپنے گھر کے لان کو خوبصورت بنانے کیلئے خدمات حاصل کریں۔ تازہ پھولوں سے تیار گجرے، ہار، بوکے وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

امانت کو ادا کرنے اور خیانت سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اپنائیں

حضرت مسیح موعود نے فرمایا جو شخص بدنظری، خیانت اور جھوٹ سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، امانت کا حق ادا کرنے اور خیانت سے بچنے کی تعلیمات پر مشتمل پر معارف خطبہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز. فرمودہ 6.فروری 2004ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الانفال کی آیت 28 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہوگے۔

خیانت ایک ایسی برائی ہے جس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں، مختلف سیاق وسباق کے ساتھ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس کے بارہ میں فرمایا ہے اور خیانت کرنے والا خائن کہلاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس پر اعتماد کیا جائے اور وہ اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔

پھر قرآن کریم میں (خائنۃ الاعین) کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز پر گہری نظر ڈالنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یا جان بوجھ کر ایسی چیز کو دیکھنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہ آنکھ کی خیانت کہلاتی ہے۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں میں نے پردے کے بارہ میں کہا تھا تو بعض خواتین کو یہ شکوہ پیدا ہوا کہ ہمارے بارے میں بہت کچھ کہہ دیا مردوں کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ پردے کے بارہ میں مردوں کو بھی کہنا چاہئے۔ میرے خیال میں تو خواتین کا شکوہ غلط ہے کیونکہ غض بصر کے بارہ میں میں نے کھل کر بات کی تھی۔ اور بڑی وضاحت سے بتایا تھا اور مختلف حوالوں سے مردوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور سمجھایا تھا۔ تو آج کے لئے میں نے خیانت کا عنوان چنا تو سورۃ المومن کی یہ آیت نظر سے گزری جس کا تھوڑا سا حصہ میں نے بتایا تھا۔ تو مجھے خیال آیا کہ آنکھ کی خیانت کے حوالہ سے بھی دوبارہ مختصراً بتا دوں کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو غض بصر کا حکم ہے اور چونکہ مردوں کو زیادہ دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے ان کو بہرحال غض بصر سے زیادہ کام لینا چاہئے۔ اور اس میں واضح طور پر منع ہے کہ آزادی سے ایک دوسرے کو دیکھیں۔ کیونکہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے منع ہے کہ جو نامحرم رشتے ہیں ان کو دیکھا جائے۔ اور اگر وہ اس طرح کرتے ہیں تو یہ بات بھی آنکھ کی خیانت کے زمرے میں آتی ہے۔

اب میں اس آیت کی طرف آتا ہوں جو میں نے ابھی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے تمہیں جو تعلیم دی ہے، جو احکامات دئے ہیں، **اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جو حقوق معین کئے ہیں، ان کی ادائیگی میں اگر خیانت کرو گے تو پھر تم آپس میں بھی اپنی امانتوں کو ادا کرنے کے معاملہ میں خیانت سے کام لو گے۔ لوگوں کی امانتوں کو لوٹانے اور ان کے حقوق ادا کرنے کے بارہ میں بھی خیانت کرنے والے بن جاؤ گے، حقوق ادا نہیں کرو گے۔ اس لئے ہر دو قسم کے حقوق یعنی خدا تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے تمہیں صاف ستھرا اور کھرا ہونا ہوگا۔** پھر اس میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی تم پر فرض ہے۔ جب تم نے یہ عہد کر لیا کہ میں (۔) ہوتا ہوں، ایمان لاتا ہوں، تمام حکموں پر جو اللہ تعالیٰ نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ تو کرنے ہیں اور یاد رکھیں کہ اگر یہ احکامات سچے دل سے بجا نہیں لائیں گے تو معاشرے کے جو حقوق وفرائض ہیں وہ بھی صحیح طرح ادا نہیں ہوں گے۔ اور پھر معاشرے میں ایک دوسرے کا اعتماد بھی حاصل نہیں ہوگا کیونکہ جب تم خیانت کرو گے تو دوسرے بھی خیانت کریں گے اور معاشرے کا امن، چین اور سکون کبھی قائم نہیں ہو سکے گا۔

جب انسان کے روزمرہ کے معاملات میں دنیاداری شامل ہو جائے اور جب یہ خیال پیدا ہو جائے کہ جھوٹ، فریب اور دھوکے کے بغیر میں اپنے کاروبار میں یا کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو پھر انسان اپنے اردگرد ایسا گروہ بنا لیتا ہے جو غلط قماش کے لوگوں کا ہوتا ہے تاکہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ چنانچہ دیکھیں آج کل دنیاداروں میں ہر جگہ یہی چیز ہے۔ ایسے لوگوں میں جب کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو صرف اپنے سردار کے پاس، اپنے سربراہ کے پاس آتا ہے۔ یا ہمارے ملکوں میں زمیندارہ رواج ہے وڈیروں کے پاس چلے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کو قانون سے بچائیں۔ اور پھر یہ لوگ ان کو قانون سے بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی سفارشیں کروائی جاتی ہیں۔ اور جو بے چارے شریف آدمی ہوں، جن کی غلطی نہ بھی ہو اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کو پھنسا دیا جائے اور غلط قسم کے لوگوں کو بچا لیا جائے۔ رشوتیں دی جاتی ہیں کہ ہمارا آدمی بچ جائے چاہے بے گناہ آدمی کو سزا ہو جائے۔ حالانکہ حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی چور ہے، بے ایمان ہے تو تم نے کوئی سفارش نہیں کرنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پیش نظر نہیں رکھتے جب ایک عورت کی سفارش کی گئی چوری کے الزام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ وہ اپنے چھوٹوں کو سزا دیا کرتی تھیں اور بڑوں کو بچا لیا کرتی تھیں۔ تو فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ تو یہ ہے اسوہ امانت کو صحیح طور پر ادا کرنے کا اور خیانت سے بچنے کا۔ اور یہی تعلیم ہے جس کو لے کر جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس معاشرے میں بڑا پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ ہم نے معاشرہ کی برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا بھی ہے اور اپنے اندر امانت ادا کرنے کے حکم کو جاری اور قائم بھی رکھنا ہے۔ اور قرآن کریم کے اس حکم کو پیش نظر بھی رکھنا ہے کہ (۔) (النساء: 108) اور لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

تو یہاں مزید کھولا کہ اللہ تعالیٰ یہ بات بالکل پسند نہیں کرتا کہ جو خائن ہے، چور ہے، غلط کام کرنے والا ہے، اس کی حمایت کی جائے چاہے جتنے مرضی اونچے خاندان سے ہو، جتنے مرضی اونچے مقام کا ہو۔ اور قطع نظر اس کے کہ کس کی اولاد ہے اگر وہ خیانت کا مرتکب ہوا ہے تو اس کو سزا ملنی چاہئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ اگر تم نے ایسے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

لوگوں سے رعایت کی تو نہ صرف تم اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والے ہو گے بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی نقصان پہنچا رہے ہو گے کیونکہ ایسے شخص کو جب ایک دفعہ معاف کر دیا جائے تو اس کو جرأت پیدا ہوتی ہے اور یہی عموماً سامنے آتا ہے کہ پھر ایسے لوگ دھوکے دیتے رہتے ہیں۔ اگر تمہارا بھائی، بیٹا اور عزیز رشتہ دار ہے تو اس کی خیانتوں کی وجہ سے لوگوں کے نقصان پورے کرتے رہو گے کیونکہ قریبی عزیز کو سزا سے بچانے کے لئے اور اپنی عزت کو بچانے کے لئے بعض دفعہ جن کو احساس ہو وہ نقصان پورے کرتے ہیں۔ بے چاروں کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ تو جب اس طرح جرمانے بھرتے رہیں گے تو پھر اپنا بھی ساتھ نقصان کر رہے ہوں گے۔ تو فرمایا کہ ایسے سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو اللہ پسند نہیں کرتا اس لئے تم بھی اس کو چھوڑ دو، اس کو سزا لینے دو۔ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ یہ سزا اس کی اصلاح کا باعث ہو جائے۔ لیکن اگر ایسے لوگوں کی حمایت کی تو ایسا شخص تمہارے ساتھ جماعت کی بدنامی کا باعث بھی بنتا رہے گا۔

پھر خیانت کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے لوگ خیانت کرتے رہتے ہیں اس کی وضاحت میں اب احادیث سے کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:

شریر کی طرف سے حمایت کا بیڑا کبھی نہیں اٹھانا چاہئے۔ خائن کی طرف سے بھی جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کسی عزیز رشتہ دار کی مصیبت پڑ جاوے۔ تو استغفار بہت پڑھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بچا لے گا۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29/ جولائی 1909ء۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 56)

حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بری عادتیں ہو سکتی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

اب جھوٹ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اس کو چھوڑنے سے تمام قسم کی برائیاں چھوٹ جاتی ہیں۔ تو یہاں یہ فرمایا کہ خیانت بھی جھوٹ کی طرح کی برائی ہے۔ کیونکہ خائن ہمیشہ جھوٹا ہوگا۔ اور جھوٹا ہمیشہ خائن ہوگا۔ فرمایا کہ اصل میں تو یہ دو بڑی برائیاں ہیں اگر یہ نہ ہوں تو دوسری چھوٹی چھوٹی برائیاں ویسے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور انسان خود بخود ان کو دور کر لیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
”کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں“۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 349 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اس شخص کو (عند الطلب) امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔ (سنن الترمذی ابواب البیوع)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں آدمی کے پیسے ہم اس لئے نہیں دے رہے کہ اس شخص نے فلاں وقت میں ہمارے ساتھ لین دین میں خیانت کی۔ تو فرمایا کہ نہیں، اگر کسی نے خیانت کی بھی تھی اور پھر اس نے تمہارے پر اعتماد کر کے کوئی چیز تمہارے پاس امانت کے طور پر رکھوائی ہے تو تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کی امانت دبا لو۔ اگر وہ واپس مانگے تو اس کو بہر حال ادا کرو۔ تو تمہارے ساتھ پہلے کا لین دین ہے اس کے بارہ میں جو بھی قانونی چارہ جوئی کرنی ہے کرو۔ یا اگر نہیں کرنا چاہتے اور خدا پر معاملہ چھوڑنا ہے تو چھوڑو لیکن یہ حق بہر حال نہیں پہنچتا کہ کسی کی دی ہوئی امانت کو اس لئے دبا لو کہ اس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تھی۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے ایمان کو ضائع کرنے والے بنو گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ وہ نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ (حضورؐ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی شخص کے شر کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے“۔

(سنن الترمذی۔ کتاب البر و الصلۃ)

پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ **تین امور کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا اور وہ تین یہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت، دوسرا، ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔**

تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کسی .... میں ہوں تو اس کو جائزہ لینا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں یہ تین باتیں ہوں وہ .... ہی نہیں ہے۔

اب پہلی بات جو اس میں بیان کی گئی ہے، اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہئے۔ جماعتی عہدے جو تمہیں دیئے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجا لاؤ۔ صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ رکھو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دو۔ دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں، ان سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہو، ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

پھر اس عہدے کی وجہ سے تم یا تمہارے عزیز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ مثلاً یہ بھی ہوتا ہے کہ چندوں کی رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ ساتھ کے ساتھ جماعت کے اکاؤنٹ میں بھجوائی جاتی رہیں۔ یہ نہیں کہ ایک لمبا عرصہ رقوم اپنے اکاؤنٹ میں رکھ کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ اگر امیر نے یا مرکز نے نہیں پوچھا تو اس وقت تک فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ اور اگر کبھی مرکز پوچھ لے تو کہہ دیا کہ ہم نے یہ رقم ادا کرنی تھی مگر بہانے بازی کی کہ یہ ہو گیا اس لئے ادا نہیں کر سکے۔ تو غلط بیانی اور خیانت دونوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ شیطان چونکہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے ایسے مواقع پیدا ہی نہ ہونے چاہئیں اور ان سے بچنا چاہئے۔

پھر یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے کام آؤ، ان کے حقوق ادا کرو۔ پھر یہ بھی یاد رکھو کہ نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو۔ کسی بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اعتراض انسان کو بہت دور تک لے جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ عہدے داروں سے بڑھ کر نظام تک اور پھر نظام سے بڑھ کر خلافت تک یہ اعتراض چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کرو گے تو یہ بھی خیانت ہے۔

پھر میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ ~~حضرت~~ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث)

اب میاں بیوی کے بہت سے جھگڑے ہیں، جو جماعت میں آتے ہیں، قضا میں آتے

ہیں خلع کے یا طلاق کے جھگڑے ہوتے ہیں اور طلاق ناپسندیدہ فعل ہے۔ بہرحال اگر کسی وجہ سے مرد اور عورت میں نہیں بنی تو مرد کو حق ہے کہ وہ طلاق دے دے اور عورت کو حق ہے کہ وہ خلع لے لے۔ اور بعض دفعہ بعض باتیں صلح کروانے والے کے سامنے بیان کرنی پڑتی ہیں۔ اس حد تک تو موٹی موٹی باتیں بیان کرنا جائز ہے لیکن بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کے علاوہ دیگر رشتہ دار بھی شامل ہو جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ذاتی قسم کے الزامات لگا رہے ہوتے ہیں۔ جن کو سن کر بھی شرم آتی ہے۔ اب میاں بیوی کے تعلقات تو ایسے ہیں جن میں بعض پوشیدہ باتیں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تو جھگڑا ہونے کے بعد ان کو باہر یا اپنے عزیزوں میں بیان کرنا صرف اس لئے کہ دوسرے فریق کو بدنام کیا جائے تا کہ اس کا دوسری جگہ رشتہ نہ ہو۔ تو فرمایا کہ اگر ایسی حرکتیں کرو گے تو یہ بہت بڑی بے حیائی اور خیانت شمار ہوگی اور خائن کے بارہ میں انذار آئے ہیں کہ ایک تو خائن مومن نہیں، مسلمان نہیں اور پھر جہنمی بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس کسی نے قرض اس نیت سے لیا کہ ادا نہ کرے گا تو میں اسے چور شمار کرتا ہوں۔

(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 131)

اب دیکھیں حق مہر ادا کرنا مرد کے لئے کتنا ضروری ہے۔ اگر نیت میں فتور ہے تو یہ خیانت ہے، چوری ہے۔

پھر بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو عادی قرض لینے والے ہوتے ہیں۔ پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں کہ ہم یہ قرض واپس کر سکیں۔ لیکن پھر بھی قرض لیتے چلے جاتے ہیں کہ جب کوئی پوچھے گا کہہ دیں گے کہ ہمارے پاس تو وسائل ہی نہیں، ہم تو دے ہی نہیں سکتے۔ اپنے اخراجات پر کنٹرول ہی کوئی نہیں ہوتا۔ جتنی چادر ہے اتنا پاؤں نہیں پھیلاتے اصل میں نیت یہی ہوتی ہے پہلے ہی کہ ہم نے کون سا دینا ہے۔ بے شرموں کی طرح جواب دے دیں گے۔ یہاں جو قرض دینے والے ہیں ان کو بھی بتا دوں کہ بجائے اس کے کہ بعد میں جھگڑے ہوں اور امور عامہ میں اور جماعت میں اور خلیفۂ وقت کے پاس کیس بھجوائیں کہ ہمارے پیسے دلوائیں تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر، جائزہ لے کر ایسے لوگوں کو قرض دیا کریں۔ یا تو اس نیت سے دیں کہ ٹھیک ہے کہ اگر نہ بھی واپس ملا تو کوئی حرج نہیں۔ یا پھر اچھی طرح جائزہ لے لیا کریں کہ اس کی اتنی استعداد بھی ہے، قرض واپس کر سکتا ہے کہ نہیں۔

پھر ایک دوسری روایت میں حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے کوئی چیز خریدتا ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا نہ کرے گا تو جس دن وہ مرے گا وہ خائن ہوگا اور خائن جہنمی ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 131)

بعض لوگ چیزیں ادھار خرید لیتے ہیں یہ بھی ایک طرح کا قرض ہے ایسے لوگوں کے بارہ میں بھی بڑا انذار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بارہ میں فرماتے ہیں:

(ـ) اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے متعلق مطمئن ہو اور اسے بلا رہن روپیہ دے دے تو وہ شخص جسے روپیہ دیا گیا ہے اور جسے امین جانا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ دوسرے کے مطالبہ پر روپیہ بلا حجت واپس کر دے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اس جگہ قرض کو امانت قرار دیا گیا ہے جس میں یہ حکمت ہے کہ دنیا میں عام طور پر امانت کی ادائیگی تو ضروری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن قرض کی ادائیگی میں ناواجب تساہل اور غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے......... اس آیت سے ہر قسم کی امانتوں کی حفاظت اور ان کی بروقت واپسی کا بھی ایک عام سبق ملتا ہے جس کی طرف قرآن کریم کی ایک دوسری آیت (ـ) (المومنون: 9) میں بھی اشارہ کیا گیا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ تمدنی معاملات کی ایک اہم شاخ دوسرے کے پاس امانت رکھوانا بھی ہے۔ پس نہ صرف قرض کے معاملات میں بلکہ امانت کے معاملہ میں بھی تمہیں تقویٰ اللہ سے کام لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ امانت لینے والا آئے اور تم واپسی میں پس و پیش کرنے لگ جاؤ۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 648-649)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس پر فرمایا:

"ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 265۔ جدید ایڈیشن)

تو احمدی کی پہچان تو یہ ہونی چاہئے کہ ایک تو قرض اتارنے میں جلدی کریں، دوسرے قرض دینے والے کے احسان مند ہوں کہ وہ ضرورت کے وقت ان کے کام آیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں، اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز (جنازہ) نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے جو اس نے اس آیت میں یعنی (ـ) (النحل: 91) دیا ہے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607 جدید ایڈیشن)

تو یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ایک تو یہ کہ قرض مقررہ میعاد کے اندر ادا کیا جائے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اگر پتہ ہے کہ واپس نہیں کر سکتے کیونکہ وسائل ہی نہیں ہیں، اور غلط بیانی کر کے میعاد مقرر کروالی ہے تو پھر بہتر ہے کہ خائن بننے کی بجائے مدد مانگ لی جائے۔ لیکن جھوٹ اور خیانت کے مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن مدد مانگنے والوں کو بھی عادت نہیں بنا لینی چاہئے کیونکہ سوائے انتہائی اضطراری حالت کے اس طرح مدد مانگنا بھی منع ہے اور معیوب سمجھا گیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے سخت خلاف تھے۔

ایک اقتباس ہے علامہ شبلی نعمانی کا خیانت کے بارہ میں۔ کہتے ہیں:۔

خیانت کے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی جماعت میں شامل ہو کر خود اسی جماعت کو جڑ سے اکھاڑنے کی فکر میں لگے رہنا، چنانچہ منافقین جو دل میں کچھ رکھتے تھے اور زبان سے کچھ کہتے تھے، وہ ہمیشہ اسلام کے خلاف چھپی سازشوں میں لگے رہتے تھے مگر ان کی یہ چال کارگر نہیں ہوتی تھی اور ہمیشہ اس کا بھید کھل جاتا تھا۔ فرمایا (ـ) (مائدہ: 3) اور ہمیشہ تو خبر پاتا رہتا ہے ان کی ایک خیانت کی۔ یعنی ان کی کسی نہ کسی خیانت کی خبر رسول کو ملتی ہی رہتی ہے۔

اس حوالے سے مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔ بعض عہدیداران کی شکایت کر دیتے ہیں کہ فلاں امیر ایسا ہے، فلاں امیر ایسا ہے، رویہ ٹھیک نہیں ہے یا فلاں عہدیدار ایسا ہے، کوئی کام نہیں کر رہا، اور کوئی معین بات بھی نہیں لکھ رہے ہوتے۔ اور پھر خط کے نیچے اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ تو یہ منافقت ہے۔ ایک طرف تو اس عہد کے سخت خلاف ہے کہ جان قربان کر دوں گا جماعت کے لئے اور عزت بھی قربان کر دوں گا جماعت کے لئے اور دوسری طرف اپنا نام تک شکایت میں چھپاتے ہیں کہ امیر یا فلاں عہدیدار ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس حدیث کی رو سے بدظنی بھی کر رہے ہیں اور تقویٰ سے بالکل عاری ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ایسا ہی ہے تو پھر وہ شکایت

کرنے والا کونسا تقویٰ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں امیر کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ ہے۔ اور جس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہے وہ مومن بہرحال نہیں ہوسکتا۔ اور اس طرح یہ اس کے علاوہ اندر ہی اندر لوگوں میں بھی شکوک پیدا کرتا ہے۔ خود بھی منافقت کررہا ہوتا ہے اور خیانت کا بھی مرتکب ہورہا ہوتا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں کو بھی گندہ کررہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ بغیر نام کے کوئی درخواست کوئی شکایت کبھی بھی قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ اور اب یہ دوبارہ بھی واضح کردیتا ہوں۔ اس لئے اگر جماعت کا درد ہے، اصلاح مدنظر ہے تو کھل کر لکھیں اور اس کی وجہ سے کوئی عہدیدار شکایت کرنے والے سے ذاتی عناد بھی رکھتا ہے، مخالفت بھی ہوجاتی ہے تو یہ معاملہ خدا پر چھوڑیں اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ اگر نیت نیک ہے تو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے نام لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ لکھنے والا خود خائن ہے۔

پھر ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔ جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔

جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے۔ اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان خصال المنافق)

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ اور جس سے اس کے......... بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا تو اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی۔ (الادب المفرد۔ صفحہ 75 از حضرت امام بخاریؒ)

بعض دفعہ جان بوجھ کر غلط طریقے سے غلط مشورہ دے دیا جاتا ہے تو یہ بھی خیانت ہے تاکہ کسی کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کردیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ (نسائی کتاب الاستعاذہ من الخیانۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ .... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

پھر آپ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خیانت نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے''۔
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہمدرد بن کر دوسری کسی شریف عورت کے گھر جاتی ہیں، اس سے باتیں نکلواتی ہیں، دوستیاں قائم کرتی ہیں۔ اور پھر مجلسوں میں بیان کرتی پھرتی ہیں۔ تو اس قسم کے لوگ چاہے مرد ہوں یا عورت (عورتوں کو زیادہ عادت ہوتی ہے) وہ بھی مجالس کی امانت میں خیانت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہر احمدی کو ان باتوں سے بھی اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں۔
(ملفوظات جلد 9 صفحہ 106)

پھر آپ نے چندوں کے بارہ میں فرمایا:۔

''ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کرکے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔ صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا (۔) (آل عمران: 93) اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کرکے اس کے سامنے نہیں ہوسکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کرکے کس طرح سے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 361 جدید ایڈیشن)

اب چندہ عام وغیرہ بھی اسی زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک وعدہ ہے جو آپ نے کیا ہوتا ہے۔ پھر چندہ وصیت ہے۔ بعض موصی ہیں جو لمبے عرصہ تک چندہ ادا نہیں کرتے اور بقایادار ہوجاتے ہیں اور وصیت منسوخ ہوجاتی ہے۔ پھر یہ شکوہ ہوتا ہے کہ دفتر نے کیوں یاد نہیں کروایا، ہماری وصیت منسوخ ہوگئی۔ حالانکہ دفتر تو یاد کرواتا ہے۔ اور اگر نہیں بھی یاد کروایا تو معاہدہ کا دوسرا فریق تو خود ہے اس کو بھی تو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے کیا عہد کیا ہوا ہے۔

اب یہاں جون میں جماعت کا مالی سال ختم ہو رہا ہے تو میں یہاں یاد کروا دیتا ہوں کہ جو بھی آپ کے چندے ہیں، ادائیگیاں ہیں، وعدے ہیں، پورے کرلیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے (۔) یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 135 مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہوجائے''۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)

یعنی امانتوں کا خیال رکھے اور ان کے باریک در باریک پہلوؤں میں جاکر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خداتعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الواسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خداتعالیٰ کے کلام میں راعون کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے''۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

''ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہوجاتا ہے تو خداتعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خداتعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا

ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا جب دل دور ہے۔ جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 65 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امانتوں کو نیک نیتی سے ادا کرنے اور ہر قسم کی خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/ اپریل 2004ء)

نظام خلافت

یہ فیضِ نبوت کی برکت ہے ساری
کہ نورِ خلافت کا چشمہ ہے جاری

نظامِ خلافتؑ خدا نے جو بخشا
تو اس کا ہے ہم پر یہ احسان بھاری

یہی ہے امامت ' یہی ہے سیادت
اسی نے نکھاری ہے دنیا ہماری

اطاعت میں اس کی رضائے خدا ہے
مقاصد ہیں توحید کی آب یاری

رسالت کی خادمؑ فضائل کی حامل
خلافت ہے اک منصب کامگاری

خلافت کا بار امانت اٹھانا
حقیقت میں ہے حق خدمت گزاری

خلافت کی معمار خود ہے رسالت
خلافت ہے اک نعمت فضل باری

خلاف نے امجدؔ کو وہ نور بخشا
کہ ذرے کو جس سے ملی تابداری

یعقوب امجد

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36447 میں صبیحہ میر بنت میر خالد سلیم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 30-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات (سیٹ، انگوٹھی، مالا) اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صبیحہ میر بنت میر خالد سلیم راہوالی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال بٹ ولد عبداللہ خان راہوالی گواہ شد نمبر 2 وجاہت سلیم میر برادر موصیہ

مسل نمبر 36448 میں مرزا منور احمد ولد محمد شفیع صاحب قوم انصاری پیشہ زمیندارہ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 119 رگ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 6-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 8 کنال 19 مرلے مالیتی -/200000 روپے۔ مکان رقبہ 4 مرلے واقع 199 رگ۔ب ضلع فیصل آباد کا 1/4 حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا منور احمد ولد محمد شفیع 119 رگ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید ولد بشارت احمد باجوہ جڑانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ نجیب ولد ماسٹر منظور احمد جڑانوالہ

مسل نمبر 36449 میں ضیاء الدین ولد رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ سنیار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کاروباری سرمایہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت کاروبار سنیار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضیاء الدین ولد رفیق احمد جڑانوالہ گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید ولد بشارت احمد باجوہ جڑانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ نجیب ولد ماسٹر منظور احمد جڑانوالہ

مسل نمبر 36450 میں تہمینہ ضیاء زوجہ ضیاء الدین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 151.630 گرام مالیتی -/97500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ تہمینہ ضیاء زوجہ ضیاء الدین جڑانوالہ گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید ولد بشارت احمد باجوہ جڑانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ ولد ماسٹر منظور احمد جڑانوالہ

مسل نمبر 36451 میں عزیزالدین ولد رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ سنار عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کاروباری سرمایہ -/185530 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عزیزالدین ولد رفیق احمد جڑانوالہ گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید ولد بشارت احمد باجوہ جڑانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ نجیب

مسل نمبر 36452 میں طاہرہ صدیقہ زوجہ حفاظت احمد نوید قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 41.500 گرام مالیتی -/24651 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ صدیقہ زوجہ حفاظت احمد نوید جڑانوالہ گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ نجیب ولد ماسٹر منظور احمد جڑانوالہ

مسل نمبر 36453 میں نازیہ سمیع بنت عبدالسمیع قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واربرٹن ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نازیہ سمیع بنت عبدالسمیع واربرٹن ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری سردار محمد ولد کرم الٰہی صاحب کرم پورہ P/O واربرٹن گواہ شد نمبر 2 محمد خان ولد محمد عبدالسمیع چونگی نمبر 5 واربرٹن

مسل نمبر 36454 میں شہناز اختر سلطانہ زوجہ خواجہ اختر سعید پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/49000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شہناز اختر سلطانہ زوجہ خواجہ اختر سعید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ اختر سعید خاوند موصیہ

مسل نمبر 36455 میں حمیرا سعید بنت خواجہ اختر سعید قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرا سعید بنت خواجہ اختر سعید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ اختر سعید والد موصیہ

کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب کی وفات

کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب ۲۲ مئی بروز ہفتہ لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری محمد حسین صاحب آف تلونڈی عنایت خاں اور والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ دونوں کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ چوہدری عزیز احمد صاحب سیشن جج آپ کے برادر اکبر تھے۔ آپ نے ۱۹۴۲ میں انڈین رائل نیوی میں کمیشن حاصل کیا۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان بحریہ میں لمبا عرصہ خدمات سرانجام دیتے ہوئے ہنرمندی اور دیانت و شرافت میں نام پیدا کیا۔ آپ ۱۹۶۶ سے ۱۹۷۱ تک مشرقی پاکستان میں ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ اتھارٹی (IWAT) کے چیئر مین تھے۔ اسی حیثیت میں ۱۹۷۰۔۷۱ کی سول وار میں آپ نے نہایت محنت و ہمت سے صوبے کے دریاؤں اور بندرگاہوں کو کھلا رکھا۔ بعد ازاں آپ کچھ عرصہ گورنر کے مشیر بھی رہے۔ اپنی سروس کے دوران آپ سیٹو (seto) بنکاک میں پاکستان کے نمائندہ اور چٹاگانگ نیول بیس کے کمانڈر بھی رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کے جنرل مینیجر کے طور پر کام کیا۔

جماعت احمدیہ کراچی میں لمبا عرصہ مختلف عہدوں پہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے اندر مالی قربانی کا غیر معمولی جذبہ تھا۔ آپ نے جائیداد کے ساتویں حصہ (1/7) کی وصیت کی اور زندگی میں اپنے حساب صاف کر دیئے۔ آپ ایک مرنجاں مرنج انسان تھے۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک اور غرباء سے ہمدردی آپ کا خاص وصف تھا۔ احمدیت سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ آپ نے دو بیٹے مکرم چوہدری سمیع اللہ باجوہ صاحب (کراچی) اور مکرم چوہدری صفی اللہ باجوہ صاحب امریکہ اور دو بیٹیاں محترمہ شاہدہ لطیف صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد باجوہ صاحب اور محترمہ عابدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر نواز صاحب لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔ لاہور میں آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے جناب منیر نواز صاحب کے گھر ۲۳ مئی ۱۱ بجے دن پڑھائی۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آپ کی نیک صفات کا صدقہ جاریہ ان میں ہمیشہ قائم رہے۔ آمین۔

ہیپاٹائٹس سے تحفظ

GHP کے تیار کردہ ANTI-HEPATITIS 30,200,1000,CM قطرے یا گولیاں اللہ کے فضل سے امراض جگر، یرقان، ہیپاٹائٹس A.B.C سے تحفظ کیلئے انتہائی مؤثر ہیں۔ چار ادویات پر مشتمل تین ماہ کی دوائی قطرے یا گولیاں۔ رعایتی قیمت صرف -/50 روپے

ہیپاٹائٹس کا مؤثر علاج

خدا نہ کرے اگر ہیپاٹائٹس A.B.C یا یرقان یا امراض جگر یعنی جگر کا بڑھ جانا، سکڑ جانا، سوجن و ورم ہوگیا ہو تو ANTI-HEPATITIS 30,200,1000,CM کے ساتھ ANTI-HEPATITIS سپیشل مدر ٹنکچر کا استعمال ہیپاٹائٹس کا مؤثر علاج ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیوفارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

مردوں کیلئے مؤثر دوا

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 444/GH	20ML	100/-
GHP 555/GH	20ML	100/-

دونوں ادویات ملاکر باقاعدہ دو ماہ استعمال کریں۔
ایک ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

جرمن سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ

GHP کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی

پوٹینسی رعایتی قیمت	SP-10ML	GS-10ML	SP-20ML
30/200/1000	8/-	10/-	12/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-

سپیشل سائیلوشن (ہومیو ادویات کیلئے آب حیات)

	60 ML	120 ML	220 ML	450 ML
رعایتی قیمت:	15/-	20/-	30/-	50/-

120 ادویات و مرکبات کے خوبصورت بریف کیس

آپ کی پسند اور ضرورت کے مطابق

رعایتی قیمت: -/1100، -/1300، -/1400، -/1600، -/2000

اسکے علاوہ آسان علاج بیگ، جرمن سیل بند پوٹینسی، مدر ٹنکچرز مرکبات، کتابیں، گولیاں، ڈراپرز و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔ (تھوک پر مزید رعایت)

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 212399

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ BALENO کی سہولت موجود ہے
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.5712119-5873384

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

ربوہ میں طلوع وغروب 26 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:26
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	5:01
غروب آفتاب	7:08
وقت عشاء	8:44

ولادت

مکرم شبیر احمد جاوید صاحب کارکن جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) و مکرمہ میمونہ کوثر صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد پرائمری سکول کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 9 مئی 2004ء بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ماموان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کا پہلا پوتا اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب آف 209 ر۔ب اکال گڑھ فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 27 مئی 2004ء بروز جمعرات یوم خلافت کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ڈیسنٹ جنرل سٹور برائے فروخت
چلتا ہوا کاروبار بہترین جگہ پر برائے فروخت ہے۔
کاروباری حضرات کیلئے سنہری موقع
برائے رابطہ: ناظم علیم۔ ڈیسنٹ جنرل سٹور
انیس مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 0320-5460807

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر۔ فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات
جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور
ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے
1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Dulhan Jewellers
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
TEL:042-6684032 Mob:0300-9491442

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں
ماہر ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کی زیر نگرانی
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

Applications are invited for the following vacancies in Faisalabad/ Sargodha for 3s Automobile Dealership.
1. Finance Manager
Graduate with at least three parts of professional accounting qualification (CA / ICMA) and minimum three years experience in a reputed business.
2. Internal Auditor
Preferably Commerce graduate with at least experience of Three Years in inventory control (Spare Parts) with well-established organization.
Please send your CV and application in your own handwriting, indicating last salary drawn with passport size photo at
P.O.Box#500 Faisalabad
Not later than 20th of may 2004.

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

کاپیاں نمبر 29